۲۲۴۴ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف
مترجم ○ عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد اوّل

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

۲۲۰۰ منتخب احادیث مبارکہ کی شہرۂ آفاق کتاب کا مکمل سلیس اردو ترجمہ اور حواشی

صحیح مسلم شریف
مترجم ○ عربی اردو

الجامع الصحیح للامام المسلم

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

جلد اوّل

اردو ترجمہ۔ فوائد و تشریحات:

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

جدید حواشی از فتح الملہم و تکملہ فتح الملہم

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتا جامعہ دار العلوم کراچی

تقریظ

مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

مفتی و استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

ادارہ اسلامیات
لاہور۔ کراچی
پاکستان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

نام مصنف

الامام الحافظ ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری م ۲۶۱ھ

اشاعت اول

ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ، اپریل ۲۰۰۷ء

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴-دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+
۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان..........فون ۷۲۳۳۹۹۱-۷۳۵۳۲۵۵
موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی-پاکستان......فون ۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارة المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴
ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ، چوک لسبیلہ، کراچی
دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱
بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ) *

ایک تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت سخت لرزہ آیا، تب میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھاؤ، انہوں نے کپڑا اوڑھایا اور میرے اوپر پانی ڈالا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔

٣١٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ *

۳۱۸۔ محمد بن مثنی، عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ ابن کثیر سے اسی اسناد کے ساتھ روایت منقول ہے۔ باقی اتنا اضافہ ہے کہ وہ ایک تخت پر تھے جو آسمان اور زمین کے درمیان تھا۔

(فائدہ) سب سے پہلے آپؐ پر سورۂ اقرأ کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں اس کے بعد ایک مدت تک وحی موقوف رہی جس کی تعیین میں اختلاف ہے۔ اس کے بعد سورۂ مدثر کی شروع کی آیات نازل ہوئیں (اور پھر) وحی برابر آنے لگی۔

(٧١) بَاب الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ *

باب (۷۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں(۱) پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا۔

٣١٩- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام بِإِنَاءٍ مِنْ

۳۱۹۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس براق لایا گیا، براق ایک سفید لمبا گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا چوپایہ تھا اس کا قدم اس جگہ پڑتا تھا جہاں نظر پہنچتی تھی، میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس آیا جس حلقہ سے انبیاء کرام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے میں بھی اس سے باندھ کر اندر گیا، پھر دو رکعت پڑھ کر باہر آیا، جبریلؑ ایک برتن میں شراب اور ایک میں دودھ لے کر آئے، میں نے دودھ کو پسند کر لیا، جبریلؑ نے کہا آپ نے

(۱) معراج کا واقعہ کب پیش آیا تھا؟ اس بارے میں کئی قول ہیں۔ راجح یہ ہے کہ ہجرت سے ایک سال پہلے معراج کا واقعہ پیش آیا تھا۔ روایات میں آتا ہے کہ اس سفر میں ایک نخلستان والی زمین سے گزرے تو حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہاں اتریئے اور نماز پڑھیں۔ نماز کے بعد جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ طیبہ ہے جو آپ کی ہجرت کی جگہ ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ اتر کر نماز پڑھنے کا کہا اور بتایا کہ یہ طور سینا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی جگہ۔

خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا) ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا

فطرت کو اختیار کیا ہے، پھر مجھے چڑھا کر آسمان تک لے گئے اور دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہو؟ جبریلؑ نے جواب دیا جبریلؑ، دریافت کیا گیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں، جبریلؑ نے کہا جی ہاں وہ بلائے گئے ہیں، دروازہ کھولا گیا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، حضرت آدمؑ نے مرحبا کہا اور دعاء خیر کی، پھر جبریلؑ ہمیں دوسرے آسمان تک لے گئے، دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبریلؑ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا ان کی طرف پیغام بھیجا گیا تھا؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، ان کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، دروازہ کھول دیا گیا وہاں دو خالہ زادوں یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا سے ملاقات ہوئی، دونوں نے مرحبا کہا اور خیر کی دعا دی، پھر ہمیں تیسرے آسمان تک چڑھا گیا، جبریلؑ نے دروازہ کھلوانا چاہا، دریافت کیا گیا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب ملا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا ان کو لینے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جبریلؑ نے کہا ہاں، انہیں لینے کے لئے بھیجا گیا تھا، دروازہ کھول دیا گیا وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اللہ تعالیٰ نے حسن کا آدھا حصہ انہیں عطا کیا تھا، انہوں نے مرحبا کہا اور دعاء خیر کی، پھر جبریل ہمیں چوتھے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے پوچھا کون ہے؟ جواب ملا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے، جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پوچھا گیا کیا وہ بلوائے گئے تھے، جبریلؑ نے جواب دیا بلوائے گئے ہیں، پھر دروازہ کھلا تو میں نے ادریس علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور اچھی دعا دی اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ ہم نے ادریس علیہ السلام کو مقام عالی کے ساتھ بلندی عطا کی ہے (تو مقام عالی یہی ہے) پھر جبریلؑ ہمارے ساتھ پانچویں

لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حَتَّى

آسمان پر چڑھے، انہوں نے دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے دریافت کیا کون؟ کہا جبریلؑ، دریافت کیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فرشتوں نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریلؑ نے جواب دیا ہاں بلائے گئے ہیں، پھر دروازہ کھلا تو میں نے ہارون علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے مرحبا کہا اور مجھے خیر کی دعا دی، پھر جبریلؑ مجھے چھٹے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے دریافت کیا کون ہے؟ جواب دیا جبریلؑ، دریافت کیا اور کون ہے؟ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرشتوں نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں آنے کے لئے پیغام بھیجا ہے؟ جبریلؑ نے کہا ہاں بھیجا ہے، پھر دروازہ کھلا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرحبا کہا اور نیک دعا دی، پھر جبریلؑ ہمیں ساتویں آسمان پر لے کر پہنچے اور دروازہ کھلوایا، فرشتوں نے دریافت کیا کون ہے؟ کہا جبریلؑ، پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ جواب دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرشتوں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلوائے گئے ہیں، جواب ملا جی ہاں انہیں بلایا گیا ہے، پھر دروازہ کھلا تو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر کے ساتھ بیت المعمور سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور بیت المعمور میں یومیہ ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لئے) داخل ہوتے ہیں جن کا پھر نمبر نہیں آتا۔ پھر جبریلؑ مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے اس کے پتے اتنے بڑے بڑے تھے جیسے کہ ہاتھی کے کان اور اس کے پھل (بیر) بڑے مٹکوں کی طرح تھے چنانچہ جب اس درخت کو اللہ تعالیٰ کے حکم نے گھیر لیا تو اس کی حالت ایسی ہو گئی کہ مخلوق میں سے کوئی شخص بھی اس کی خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو جو کچھ مجھے القاء فرمانا تھا فرمایا، اور ہر رات دن میں پچاس نمازیں فرض کیں، جب میں وہاں سے اترا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا؟ میں

قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ *

نے جواب دیا پچاس نمازیں فرض کی ہیں، انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ اور اس میں تخفیف کراؤ کیونکہ تمہاری امت اتنی طاقت نہ رکھے گی۔ اور میں بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ گیا اور عرض کیا اے الہ العالمین میری امت پر تخفیف کر، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں گھٹا دیں، میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیں، انہوں نے کہا تمہاری امت کو اتنی طاقت نہ ہو گی تم اپنے پروردگار کے پاس پھر جا کر تخفیف کراؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں برابر اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اور موسیٰ علیہ اسلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ الہ العالمین نے فرمادیا اے محمدؐ وہ پانچ نمازیں ہیں ہر دن اور رات میں اور ہر ایک نماز پر دس نمازوں کا ثواب ہے تو وہی پچاس نمازیں ہو گئیں، اور جو شخص نیک کام کرنے کی نیک کرے اور پھر اسے نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جو اسے کرے تو اسے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، اور جو شخص برائی کی نیت کرے اور پھر اس کا ارتکاب نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر کرے تو ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر میں اترا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس پھر جا کر تخفیف کراؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے پروردگار کے پاس جاتا ہی رہا حتی کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی۔

(فائدہ) قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں اکثر سلف صالحین، فقہاء، محدثین اور متکلمین کا یہ مسلک ہے کہ آپ کو بیداری کی حالت میں معراج ہوئی ہے اور آپؐ اپنے جسم اطہر کے ساتھ تشریف لے گئے تھے۔ احادیث اسی پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کوئی مستبعد امر بھی نہیں اور نہ محال ہے لہٰذا ظاہر سے عدول کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اور بعض راویانِ حدیث سے بعض مقامات پر کچھ اوہام کا صدور ہو گیا ہے جن سے علماء کرام نے خود متنبہ فرمادیا ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

۳۲۰- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

۳۲۰۔ عبداللہ بن ہاشم عبدی، بہز بن اسد، سلیمان بن مغیرہ، ثابت، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُنْزِلْتُ *

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس فرشتے آئے اور مجھے زمزم پر لے گئے اس کے بعد میرا سینہ چیرا گیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دیا گیا۔

۳۲۱- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ وَقَدْ كُنْتُ أَرْئِي أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ *

۳۲۱۔ شیبان بن فروخ، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل امینؑ تشریف لائے اور آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، انہوں نے آکر آپ کو پکڑا اور پچھاڑا اور دل کو چیر کر نکالا اور اس میں سے ایک پھٹکی جدا کر ڈالی اور کہا کہ اتنا حصہ تم میں شیطان کا تھا، اور پھر اس دل کو سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھویا پھر اسے جوڑا اور اپنے مقام پر رکھا اور لڑکے (یہ دیکھ کر) دوڑتے ہوئے آپ کی ماں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انا کے پاس آئے اور کہا محمدؐ مار ڈالے گئے، یہ سن کر سب دوڑے دیکھا تو آپ صحیح، سالم ہیں، آپ کا رنگ (خوف کی بناء پر) بدلا ہوا ہے۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں میں نے اس سلائی کا (جو کہ جبریل امینؑ نے کی تھی) آپ کے سینہ پر نشان دیکھا تھا۔

۳۲۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ *

۳۲۲۔ ہارون بن سعید الایلی، ابن وہب، سلیمان بن بلال، شریک بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ اس رات کا تذکرہ کرتے تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ہے کہ وحی آنے سے پہلے کعبہ کی مسجد میں آپؐ کے پاس تین فرشتے آئے اور آپؐ مسجد میں سو رہے تھے پھر بقیہ حدیث کو ثابت والی روایت کی طرح نقل کیا مگر بعض باتوں کو مقدم اور بعض کو مؤخر کر کیا اور ایسے ہی کچھ کمی اور زیادتی کی۔

۳۲۳- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ

۳۲۳۔ حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوذر غفاری رضی اللہ

شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَفَتَحَ قَالَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ قَالَ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ قَالَ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَعِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا

تعالیٰ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے مکان کی چھت کھل گئی اور میں مکہ میں تھا، اور جبریل علیہ السلام اترے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا، پھر ایک سونے کا طشت لے کر آئے جس میں حکمت اور ایمان بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینہ میں ڈال دیا، اس کے بعد میرے سینہ کو ملا دیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر آسمان پر چڑھے، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبریل امینؑ نے کلید بردار سے کہا دروازہ کھولو، اس نے دریافت کیا کون؟ جبریلؑ نے جواب دیا جبریل، دریافت کیا اور بھی کوئی آپ کے ساتھ ہے؟ جبریل امینؑ نے کہا جی ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، دریافت کیا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریلؑ نے کہا جی ہاں دروازہ کھولو، تب دروازہ کھولا، جب ہم آسمان پر گئے تو ایک شخص کو دیکھا جس کے داہنی طرف بھی روحوں کے جھنڈ تھے اور بائیں جانب بھی۔ جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو روتے، انہوں نے مجھ دیکھ کر کہا مرحبا اے ولد صالح اور نبی صالح۔ میں نے جبریلؑ سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ لوگوں کے گروہ جو ان کے دائیں اور بائیں ہیں یہ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں جانب وہ لوگ ہیں جو جنت میں جائیں گے اور بائیں طرف والے دوزخ میں داخل ہوں گے اس لئے جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی کی بناء پر ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب نظر کرتے ہیں تو روتے ہیں اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ جبریل امینؑ مجھے لے کر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچ گئے، اس کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو، اس نے بھی آسمان دنیا کے کلید بردار کے طریقہ پر سوال و جواب کئے پھر دروازہ کھولا۔ انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر حضرت آدمؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات کی

وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ ثُمَّ مَرَّ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَرَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ شَطْرَهَا قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ

اور یہ بیان نہیں کیا کہ ان میں سے کون کون سے آسمان پر ملا صرف اتنا بیان کیا کہ آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی۔ جب جبریلؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے انہوں نے فرمایا مرحبا نبی صالح اور برادر صالح، آپؐ نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے فرمایا مرحبا اے نبی صالح اور برادر صالح، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، اس کے بعد میرا گزر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سے ہوا انہوں نے کہا مرحبا اے نبی صالح اور برادر صالح، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر سے گزرا انہوں نے فرمایا مرحبا اے نبی صالح اور فرزند صالح، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب ملا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ابن شہاب بیان کرتے ہیں مجھ سے ابن حزم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابو حبہ انصاریؓ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں ایک بلند ہموار مقام پر چڑھایا گیا، وہاں میں قلموں کی آواز سنتا تھا۔ ابن حزم بیان کرتے ہیں اور انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں لوٹ کر آیا جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری امت پر کیا فرض کیا ہے، میں نے کہا پچاس نمازیں ان پر فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے پروردگار سے مراجعت کرو اس لئے کہ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں، چنانچہ میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آیا، اس نے ایک حصہ معاف کر دیا، پھر میں لوٹ کر حضرت موسیٰ

رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ *

علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا، انہوں نے کہا لوٹ جاؤ اپنے پروردگار کے پاس جاؤ چونکہ تمہاری امت میں اتنی طاقت نہیں، میں رب کے پاس پھر لوٹ کر آیا، ارشاد ہوا پانچ نمازیں ہیں اور وہی (ثواب میں) پچاس کے برابر ہیں میرے یہاں قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا میں لوٹ کر پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، انہوں نے کہا اپنے پروردگار کے پاس پھر جاؤ، میں نے جواب دیا مجھے اپنے پروردگار کے پاس (بار بار) جانے سے شرم آنے لگی، اس کے بعد جبریل امینؑ مجھے سدرۃ المنتہٰی پر لے گئے، اس پر ایسے رنگوں کا غلبہ ہو گیا کہ میں اس کے سمجھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر مجھے جنت میں لے گئے وہاں موتیوں کے گنبد تھے اور مٹی اس کی مشک تھی۔

٣٢٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَعَلَّهُ قَالَ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِي مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ

۳۲۴۔ محمد بن مثنیٰ، ابن ابی عدی، سعید، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے شاید مالک بن صعصعہ اپنی قوم کے ایک شخص سے سنا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خانہ کعبہ کے پاس تھا اور میری حالت خواب اور بیداری کے بیچ میں تھی، اتنے میں میں نے ایک شخص کو سنا جو کہتا تھا ہم دونوں میں سے تیسرے یہ ہیں(۱) چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے لے گئے، اس کے بعد میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جس میں زمزم کا پانی تھا اور میرا سینہ چیرا گیا یہاں تک قتادہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں میں نے اس کا مطلب اپنے ساتھی سے دریافت کیا انہوں نے جواب دیا یعنی پیٹ کے نیچے تک چیرا گیا چنانچہ پھر میرا دل نکالا گیا اور اسے زمزم کے پانی سے دھو کر اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا اور اس میں ایمان اور حکمت بھری گئی، پھر ایک جانور کو لایا گیا جس کا رنگ سفید تھا اسے براق کہتے تھے، گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا اور وہ اپنے قدم وہاں رکھتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی، مجھے

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے دو حضرات حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ایک ہی جگہ سوئے ہوئے تھے۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور حسن اخلاق کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔